سفر کب تک؟

یہ کتاب بیگم سلطانہ ذاکر آدا کے اُن اسفار پر مبنی ایک سفر نامہ ہے جو محترمہ کی زندگی کا ایک حصّہ بن گئے۔ محترمہ آدا کی جہدِ حیات کی داستان اور زندگی کے تجربات سے ماخوذ نتائجِ فکر اس کتابی صورت میں سب کے لئے دلچسپی کا حامل ہیں۔ قارئین یہی محسوس کریں گے کہ خود اُن کی زندگی بھی اسی طرح کا ایک سفر رہی ہے۔

اس کتابِ زندگی کا پہلا حصّہ ۱۹۳۲ء سے لے کر ۲۰۰۲ء کے حالات کا پس منظر پیش کرتا ہے۔ بعد ازاں اس پس منظر کے سہارے یہ کتاب ۷۰ رسال کے اِس دورانیہ اور مختلف سفری واقعات کی داستان ہے جو قارئین کو رامپور، ہندوستان، وہاں سے پاکستان اور پھر عربی، یوروپی، اور شمالی امریکہ کے مختلف شہروں کی طرف لے کر چلتی ہے۔

رامپور کے معاشرے اور روزمرّہ کی زندگی کے بارے میں بیگم سلطانہ آدا صاحبہ نے نہایت نفیس نقش نگاری کی ہے۔ یہ کوشش صرف رامپور ہی کی نہیں بلکہ اُتر پردیش اور خاص طور پر سابقہ روہیل کھنڈ کے علاقہ کی رسومات بھی نوشت کرتی ہے۔

اس کتاب کو پڑھتے وقت ہوسکتا ہے کہ کچھ قارئین کو ایسا محسوس ہو کہ محترمہ آدا درحقیقت اپنے حالاتِ زندگی لکھ رہی ہیں۔ یہ ایک حد تک صحیح ہے۔ اس کتاب کا اصل حاصل ہے ایک مجموعہ کہ جس میں محترمہ آدا نے تاریخ کے وہ پہلو ایک انتہائی دلچسپ انداز میں قلم بند کئے ہیں جو صرف ذاتی روشناسی سے ہی سامنے

آتے ہیں اور اسی لئے ایک مجموعۂ حالاتِ زندگی کی صورت میں پیش کرنا اس مقصد کیلئے ضروری ہے۔

زندگی کیا ہے؟ عناصر کا ظہورِ ترتیب
موت کیا ہے؟ انھی اجزاء کا پریشاں ہونا
(چکبستؔ)

ناشر

السوبرانٹے، کیلیفورنیا، ریاستہائے متحدہ امریکہ

۲۱/ جنوری ۲۰۰۲ء

اِنتساب

رنج کا خوگر ہو گر انساں تو مٹ جاتے ہیں غم
مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہو گئیں
(غالبؔ)

میں اِس کتاب "سفر کب تک؟" کو اپنے مرحوم شوہر کیپٹن سید ذاکر حسین نقوی اور اپنے بچوں کے نام منسوب کرتی ہوں۔ یہ میرے مرحوم شوہر کی جرأت و ہمت، اور میرے بچوں کی تعلیم و تربیت کا سلسلہ ہی تھا کہ جن کی وجہ سے میں نے یہ سفرِ زندگی آسان سمجھ کر طے کرلیا۔

خداوند کریم پاکستان کو آباد اور قائم رکھے کہ اسی کے سبب بہت کچھ دیکھا اور سمجھا، کہ جو دیکھا وہ گزرتے ہوئے وقت کے ساتھ ایک افسانہ بن گیا۔

بیگم سلطانہ ذاکر اداؔ
۱۸/ دسمبر ۲۰۰۱ء بمطابق ۳/ شوّال ۱۴۲۲ھ
السو برانٹے، کیلیفورنیا، ریاستہائے متحدہ امریکہ

اس کتاب میں

حقوق کے بارے میں وضاحت

(۱) تمام واقعات مصنّفہ کے یقین کے مطابق حقیقی ہیں۔ جہاں ضروری ہوا، وہاں اصلی شخصیت کا نام نہیں دیا گیا ہے،لیکن جہاں نام دیئے گئے ہیں، وہ اصلی ہیں۔

(۲) تمام تصاویر مصنّفہ کی ذاتی ملکیت ہیں،سوائے اُن تصویروں کے کہ جن کے ساتھ اُن کی ملکیت کے بارے میں ایک تحریر بھی ہے۔طیّاروں کی صرف وہ تصاویر مصنّفہ کی ملکیت ہیں جن میں طیارے زمین پر کھڑے ہیں یا زمین پر حرکت میں ہیں۔

(۳) جغرافیائی نقشہ جات مختلف رسوخ سے حاصل کیے گئے ہیں اور یہ نقشے اپنے اپنے مالکین کی ملکیت ہیں۔مصنّفہ نے اِن نقشوں میں کافی تبدیلیاں کروائی ہیں۔ یہ تبدیلیاں اس لئے کی گئی ہیں تاکہ وہ وہ حصے واضح ہو جائیں، یا صرف وہ حصّے واضح رہ جائیں کہ جن کی واقعات کے لحاظ سے کوئی اہمیت ہے۔

ناشر